خبر نورافشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۳۳ | مطبوعہ ۱۳ اگست ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ۔۔۔ عہ/ ۱۱

ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک۔ عہ/ ۱۸

دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عہ/ ۱۲

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ۰

ایڈیٹوریل

وزیر ہند سیالکوٹ مطبوعہ ۱۹ جولائی ۱۸۹۱ء نورافشاں نمبر ۲۹ کے اُس ایڈیٹوریل پر جسمیں مرزا غلام احمد صاحب کے دعوئے مسیحائی کی نسبت محمدیوں کی سریع الاعتقادی کا ذکر کیا گیا تھا۔ یوں رقمطراز ہی کہ "مسیح کا مرنا قرآن اور حدیث سے ظاہر ہی"۔ یہود نے مسیح کو صلیب پر کھینچا۔ اور وہ قبر میں دبا دیے گئے۔ چونکہ دم ابھی فنا نہیں ہوا تھا۔ انکے شاگرد پہرے والوں کو کچھ پیسے دیکر نکال لیگئے۔ یہہ بات یہودیوں میں آجتک مشہور ہی"۔ اس واقعہ میں جسکو شک ہو وہ متی کی انجیل دیکھکر اپنی تسلی و تشفی کرے"۔ شاید ہمارے ہمعصر نے مسیح کی وفات کی نسبت یہہ خیال مرزا صاحب کی رائے کے مطابق ظاہر کیا ہی۔ لیکن نہ تو مرزا صاحب اور نہ انکے ہم خیال محمدی اس قیاس کے موجد ہیں بلکہ جرمن اور فرانس کے مشہور ملحدین مثل اشٹراوس اور رینن وغیرہ اس بے بنیاد قیاس کی تلقین و تعلیم میں انکے اُستاد پیشتر ہو گذرے ہیں۔ درحالیکہ صاحب وزیر ہند نے اپنے بیان کی صداقت کے ثبوت میں انجیل متی کو پیش کیا ہی۔ لہذا ہم ناظرین کو متی کی انجیل ہی سے ہمعصر موصوف کی غلط بیانی دکھلانا چاہتے۔ متی ۲۷ - اور ۲۸ باب کو دیکھو جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ جب مقام گلگتا یعنی کھوپڑی کی جگہہ پر یسوع کو صلیب پر کھینچا اور سب کچھ جو نوشتوں میں اُسکے حق میں لکھا تھا پورا ہو چکا تو یسوع نے پھر بڑے شور سے چلاکے جان دی" اور یوسف نے لاش لیکر سوتی صاف چادر میں لپیٹی۔ اور اپنی نئی قبر میں جو چٹان میں کھودی تھی رکھی۔ اور ایک بھاری پتھر قبر کے منہہ پر ڈھلکا کے چلاگیا۔ دوسرے روز جو تیاری کے دن کے بعد ہو سردار کاہنوں اور فریسیوں نے ملکر پلاطوس کے پاس جمع ہوکے کہا کہ "اے خداوند ہمیں یاد ہی۔ کہ وہ دغاباز اپنے جیتے جی کہتا تھا۔ کہ میں تین دن بعد جی اُٹھونگا۔ اس لئے حکم کر کہ تیسرے دن تک قبر کی نگہبانی کریں۔ نہو کہ اُسکے شاگرد رات کو آکر اُسے چُرالے جائیں۔ اور لوگوں سے کہیں کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا ہی۔ تو یہہ پچھلا فریب پہلے سے بدتر ہوگا"۔ پلاطوس نے اُنسے کہا تمہارے پاس پہرے والے ہیں جاکے مقدور بھر اُسکی نگہبانی کرو"۔ اُنہوں نے جاکر اُس پتھر پر مُہر کردی اور پہرے بٹھاکر قبر کی نگہبانی کی" اب فرمائے وہاں رومی سپاہیوں کی حفاظت میں سے شاگرد اُسکی لاش کو کیونکر چُرالے جاتے؟ لیکن یہہ ہوا کہ سبت کی صبح کو ایک بڑا بھونچال آیا کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اُترا۔ اور پتھر کو قبر سے ڈھلکا کے اُسپر بیٹھ گیا۔ اسکا چہرہ بجلی کا سا اور اسکی پوشاک برف کی مانند تھی

خمسہ طبعزاد ڈاکٹر احمد شاہ صاحب شایق ۔ بر غزل حضرت سفیر

پلٹ دم میں گئی ہی باغ عالم کی ہوا کیسی
گلوں میں آگئی فی الفور یہہ بوئے وفا کیسی
نوید فضل اور بخشش سناتی ہو صبا کیسی
دوائے خون عیسیٰ حق نے کی ہمکو عطا کیسی
تپ عصیاں سے حاصل ہوگئی دم میں شفا کیسی

ہمیشہ فلسفہ کے ہاتھ اس نکتہ میں شل ہوتے
جو شکوے عقل سے کرتے وہ بالکل بے محل ہوتے
نہ نخل دار پر اُمید کے اپنی جو پھل ہوتے
نہ معنی ذات مخفی کے کسی صورت سے حل ہوتے
تیری صورت سے ظاہر ہوگئی شان خدا کیسی

ہمیں دیکھو تو بے فکری میں کیسا کچھ نہیں غم ہی۔
خوشی میں عیش میں کٹتا ہی جو لحظہ ہی جو دم ہی
نہ وحشت ہی کیمیائی کی نے تلاش نقد و درہم ہی
درِ عیسیٰ پہ ہو جا خاک یہہ اکسیر اعظم ہی
مہوس ڈھونڈتا پھرتا عبث ہی کیمیا کیسی

یسوع کی مہربانی سے بہت خوشحال ہیں مومن
لئے مٹھی میں کیسی دولت اقبال ہیں مومن
زرِ خالص سے الفت کے یہہ اہل مال ہیں مومن
یسوع کے نقد جان دینے سے مالا مال ہیں مومن
زرِ ایمان سے پُر ہی کیسہ قلب صفا کیسی

میں کیا تھا۔ حاصل مشق جفا تھا باغ عالم میں
خزاں سے بھی مرا رتبہ سوا تھا باغ عالم میں
فقط اک آسرے پر میں پڑا تھا باغ عالم میں
مرا نخلِ تمنا بے ثمر تھا باغ عالم میں
سموم یاس نے دن رات کی مجھ پر جفا کیسی

طرب انگیز مژدہ سے ملا بس مدعا اپنا۔
خدنگِ مقصدِ اعلیٰ نشانے پر لگا اپنا۔ ہو
اثر دکھلا گئی کیسا کہوں کیا بس دعا اپنا
نسیم لطف سے تیرے گل مقصد کھلا اپنا
تجھی سے بارور ہی شاخ نخل مدعا کیسی

گھسیں ماتھا تیری چوکھٹ پہ سر افگندگی یہہ ہی
جھکائے سر رہیں سجدے میں تیرے بندگی یہہ ہی
نہیں ہوتی ہی تیری بندگی شرمندگی یہہ ہی
محبت میں تیری ہم مرمٹیں بس زندگی یہہ ہی
کسے کہتے ہیں مرنا موت کیا ہی اور قضا کیسی

کرامت ہی کرے آتے ہیں سب ایمان تجھی پر۔
ہی حاصل زندگی کا بس کہیں سب دھیان تجھی پر
تصدق ہی یہہ شایق بے نوا کی جان تجھی پر۔
سفیر اب کیوں نہ ہو خود جان سے قربان تجھی پر
کہ جس نے تیری خاطر کی ہی جان اپنی فدا کیسی

لودیانہ

ہم کسی گذشتہ اشاعت میں ذکر کر چکے ہیں: ۔مرزا غلام احمد صاحب مدعی مثیل مسیح اور مولوی محمد حسین صاحب لاہوری کے درمیان جو دس بارہ روز تک تحریری مباحثہ ہو رہا تھا وہ سب قلمبند ہو کر ۳۱ جولائی کو شام کے ۴ بجے مولوی محمد حسن صاحب لودیانوی کے مکان پر سُنایا گیا ہمکو اس مجمع میں شامل ہونے اور طرفین کے دلایل سننے کے لئے مرزا صاحب ممدوح نے مدعو فرمایا تھا۔ قریب تین سو مسلمان جمع تھے۔ مجلس بے ترتیب تھی۔ مرزا صاحب نے کئی جز جنمیں تمام سوال و جواب قولہ و اقول وغیرہ قلمبند تھے حاضرین کو پڑھکر سُنائے۔ کوئی بات طی نہ ہوئی: قادیانی صاحب قرآن کو اور مولوی محمد حسین صاحب حدیثوں کو بھی مسیح کی حیات و ممات کے بارہ میں مستند سمجھتے ہیں: ہم بالآخر اس مباحثہ اور امورات بحث طلب کی نسبت اپنی مسیحی رائے ظاہر کرینگے۔ کیونکہ ۲۔ اگست کو مرزا صاحب کیطرف سے ایک اشتہار ہمارے پاس پہنچا ہی جسمیں اُنہوں نے ۳۱۔ جولائی سنہ ۱۸۹۱ء کے جلسہ بحث کا ذکر شایع کیا ہی۔ اور مولوی محمد حسین صاحب کیطرف سے بھی ضرور اس امر میں کچھ معلوم ہو جائیگا +

۲۔ اگست اتوار شام کے آٹھ بجے بمقام گرجا متصل کوتوالی کلدانی کلیسیا کے آرچ ڈیکن پادری یحییٰ یوسف نوری نے جو بطور سیاحت یہاں بھی وارد ہوئے ہیں۔ بزبان فارسی ایک عمدہ لکچر بعنوان "بغداد شریف کے حالات اور وہاں کے مسیحیوں اور اہل اسلام کے باہمی تعلقات" بجماعت کثیر کے روبرو دیا۔ آپ واقعی بڑے فصیح اور زبردست مسیحی واعظ ہیں: یہہ لکچر قریب دو گھنٹے تک ہوا۔ سامعین بہت۔ پر وعظ کے مطلب و معنی کو سمجھنے والے تھوڑے تھے: آخر میں سید دلاور علی شاہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے کھڑے ہو کر زبان فارسی لکچرار صاحب کا شکریہ ادا۔ اور سامعین کا اُنکے بیان سے مستفید و مسرور ہونا ظاہر کیا۔ اور جلسہ برخاست ہوا مضمون لکچر پر ہم کسیوقت کچھ لکھینگے +

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وائلی منیجر کے اہتمام سے چھپا

ڈیرسر-

میں نے تمہارے جولائی کے اخبار میں مسٹر ریاض الدین احمد کے ریمارک کے اقتباس پر غور کیا جو لیورپول کے محمدیوں کی نسبت لکھا گیا تھا ۔۔ پنچ اُسپر اسلئے توجہ نہ کی کہ مجھے معلوم ہوتا ہو کہ جو شخص جانتا ہو کہ میرا چیلنج پانچ مہینے گذرے سیول اینڈ ملٹری گزٹ میں شایع ہوا تھا۔ لیکن تاہم وہ اس معاملہ میں میرے ساتھ خط کتابت نہ کرے ۔ وہ اپنے کو معقول مباحثہ کی دسترس سے باہر کرتا ہو۔ جبکہ وہ اب کہتا ہو کہ میں نے اُسکے چیلنج سے گریز کیا ہو ۔۔ پنجاب ستن نیوز مطبوعہ اپریل اور جولائی میں مسٹر احمد کی خاموشی کی تشریح کی گئی ہو ۔۔ میں ہنوز مسٹر احمد کے دوست سے لیورپول میں بذریعہ اپنے ڈپیوٹی (موکل) کے ملنے کو تیار ہوں اور اپنے اُس قول پر جو سیول اینڈ ملٹری گزٹ مطبوعہ ۹ فروری گذشتہ میں کیا گیا قایم ہوں ۔۔ میں آپ کو اس لئے لکھتا ہوں کہ ایک دوست نے مجھے بیان کیا کہ تم میری طرف سے اس امر میں سننے کے آرزومند ہو لیکن مسٹر احمد کی راستی کی مجھکو بہت کم اُمید ہو اگر اُنکا مقصد علمی ہوتا تو وہ مجھکو قبل ازیں تحریر کرتے۔ یہہ ایک افسوس کی بات ہو کہ لکھنؤ کے ایک گمنام اخبار میں شایع کیا جائے کہ "مولوی ریاض الدین احمد انگلستان میں ہیں" انگلستان ایک بڑی جگہہ ہو۔ اور اگر مسٹر احمد تحقیقات سے نہ ہٹتے تو مجھکو صحیح پتہ لکھ بھیجئے کہ وہ کس مقام میں ہیں ۔

آپ کا سچائی سے آرڈیمین-

کامدانی

کلیسیا کے آرچ ڈیکن بادری یحییٰ یوسف ذری صاحب نے۔ جو ایک فرشتہ صورت و سیرت مسیحی ہیں اور انجیل مسیح کی خوشخبری مختلف زبانوں میں فی الحال حصص ہند میں دورہ کرکے سناتے پھرتے ہیں۔ ۲- اگست سنہ رواں کو جو بمقام لودیانہ۔ گرجا متصل کوتوالی میں زبان فارسی ایک پُرتاثیر لکچر بعنوان "بغداد شریف کے حالات اور وہاں کے مسیحیوں اور اہل اسلام کے باہمی تعلقات" پر دیا قرآنی آیت ذیل بفصاحت پڑھکے شروع کیا تھا ۔۔ ولتجدنّ اقربہم مّودّۃ لّلذین اٰمنوالّذین قالوا انّا نصٰریٰ ذالک بانّ منہم قسّیسین و رھبانًا وّ انّھم لا یستکبرون ؀ یعنی ضرور پاتا ہو تو بہت نزدیک آدمیوں کا دوستی کی روسے ساتھ مومنوں کے ان لوگوں کو جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں۔ یہہ بسبب اسکے ہو کہ بعض انمیں سے عالم اور سیچے ہیں اور عابد و صومعہ نشین ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے ہیں ۔۔ بضمن لکچر آپ نے بعض تواریخی بیانات نسبت جہادات و غزوات خلفائے محمدیہ اور حرکات و سکنات متاخرین سلاطین اسلام۔ حضار مجلس کو سُنا کے۔ نہایت عمدہ اور اعلیٰ خیالات دین عیسوی اور اسلام کی تعلیمات اور عام برتاؤ کے بارہ میں ظاہر کئے۔ اگرچہ کامل دو گھنٹے تک یہہ لکچر رہا مگر اکثر اشخاص کا۔ جو فارسی دان تھے دل یہی چاہتا تھا کہ اور زیادہ ان مفید باتوں کا بیان سنیں تو بہتر ہو ۔۔ آپ تین چار روز تک لودیانہ میں مقیم رہے اور شہر کے بعض مولوی صاحبان وغیرہ اشخاص نے انکے مقام فرودگاہ پر جاکر بشوق اُنسے ملاقات اور دینی امورات میں گفتگو کی آپ کا مولد شہر یروشلم ہو۔ اور سیر و سیاحت کے بڑے شایق ہیں۔ تین برس تک ممالک یورپ و امریکہ میں سیر کرکے اُن ملکوں کے مسیحی علما و فضلا سے ملاقات اور مسیحی ارتباط و اتحاد۔ اور باہمی دینی خیالات میں بڑی ترقی کی ہو ۔۔ جب ہم نے اخبار پنجاب کے رپورٹر کے بیان کا مقابلہ بالمواجہہ صاحب موصوف کو دیکھکر اور اُنکی باتوں کو سُنکر کیا۔ تو معلوم ہوا کہ رپورٹر مذکور کا بیان کہ "آپ کے خیالات میں پُرانی رنگت ہو ۔ نئے جلوے ابھی تک نہیں پہنچے ہیں" یا تو اُسکی عدم واقفیت یا تعصب پر مبنی ہو ۔۔ آپ یہاں سے بارادہ شملہ تشریف لیگئے ہیں۔ ہماری دُعا ہو کہ خداوند اُنکے کام و کلام کو اُن ملکوں میں جہاں جہاں آپ انجیل سناتے پھرتے ہیں برکت بخشے ۔

مسیحی معجزات کے بیانئیں

ہمیں یہہ امتیاز کرنیکے لئے خبردار ہونا چاہئے۔ کہ گواہی کی وہ کونسی قسم ہو۔ جسکا ہم معقولاً اور انصافاً عہد جدید کے معجزات کے واسطے انتظار کر سکتے ہیں ۔۔ ہم زمانہ سے زمانہ تک عالمگیر یا عام تجربہ کی شہادت کی اُمید نہیں رکھ سکتے ہیں ۔۔ یہہ بات معجزہ کے اصلی خیال سے پرے ہو۔ کیونکہ معجزہ واقعی عام تجربہ کے طریق سے باہر شئے ہو ۔۔ اور ضمیر کی ایسی گواہی جیسی علم ہندسہ کی بدیہی صداقت کے لئے۔ یا اخلاقی اصول کے لئے ہوتی۔ نہیں رکھ سکتے ہیں۔ عہد جدید کے معجزات ہمارے لئے گذشتہ تواریخ کے واقعات ہیں۔ اور اس سبب سے کہ وے ایسے ہیں عام تجربہ یا باطنی دانش سے نہیں۔ لیکن صرف تواریخی شہادت سے سچے معلوم ہو سکتے ہیں ۔۔ اور یہہ اس مقدمہ کی اصلی ماہیت سے متعلق ہو ۔۔ بیشک کوئی آدمی کہہ سکتا ہو کہ میں تواریخی شہادت کو۔ اگرچہ وہ اخلاقی اور اتفاقی شہادت کے ساتھ

بھی ہو جس سے وہ تشفی پاتی ہو۔ کافی تسلیم نہ کریگا۔ بس اُس آدمی کے لئے کچھ چارہ نہیں ہو :: وہ اُس مقدمہ کی لازمی شہادت کو رد کرتا ہو۔ لہذا یہہ مقدمہ جہانتک کہ اُس سے علاقہ رکھتا ہو ختم ہو چکا :: اگر کوئی شخص علم ہندسہ کی صداقت کے لئے علم ہندسہ کی شہادت۔ یا طبعی صداقت کے لئے تجربہ کی شہادت کو قبول نہ کریگا۔ تو وہ ضرور اُنکی نسبت بے اعتقادی میں رہیگا۔ اور اسی طریق پر اگر کوئی شخص گذشتہ تواریخی ماجرے کے لئے تاریخی شہادت کو۔ درحالیکہ وہ سب طرح سے قایم ہو۔ قبول نہ کریگا تو اسکو اسکی نسبت بے اعتقادی میں پڑا رہنا ہوگا :: وہ شہادت کی اُس یکتا قسم کو۔ جسے مقدمہ قبول کرتا۔ اور جو ممکن الحصول ہو شروع ہی میں رد کرتا ہو۔ اور یوں وہ اپنے کو معمولاً اعتقاد و ثبوت کے امکان سے باز رکھتا ہو +

فی الحقیقت بعض اوقات وے شرایط جو کسی معجزہ کی حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہوں پیش کی گئی ہیں٭ رینن نے بارہا ایسا کیا ہو :: اُسکے قول کے بموجب نتیجہ کو بالکل اطمینان بخش کرنے کے لئے۔ یسوع کو ضرور تھا۔ کہ ایک مُردہ شخص کو زندہ کرنے میں وہ مفصلۂ ذیل شرطوں کو قبول کرتا کہ علم طبعی کے عالموں اور حکیموں کی ایک کمیٹی مقرر ہوتی :: وے ایک لاش کو چن لیتے۔ اور از روئے علم اسکا امتحان کر لیتے۔ کہ وہ حقیقت میں مردہ ہو :: وے ایک کمرہ کو جسمیں آزمایش کیجائے مقرر کر لیتے۔ اور اگر یہہ صرف شہر پیرس٭ میں ہوتا تو بہت ہی بہتر تھا :: المختصر وے تمام ضروری علمی پیش بندیاں کر لیتے۔ اور تب روز روشن میں ایک شایق مجمع کے روبرو...... ہم اس منظر کا باقی حصہ ناظرین کی قوت متخیلہ پر چھوڑتے ہیں :: لیکن معجزہ کا اس طور پر ایک بار یا چند بار کرنا بھی کافی نہوتا یسوع کو ضرور مختلف حالتوں میں اور مختلف لاشوں کے اوپر بار بار ایسا کرنا پڑتا :: رینن کی ضروری شرایط کا یہہ مختصر بیان ہوا :: لیکن کون شخص بالطبع نہیں معلوم کرتا ہو کہ ایسا طریقہ ایک صرف تماشہ میں شامل ہوتا ہو۔ اور یسوع کی روح سے۔ اور اُس معقول طریق سے جسمیں اُسکے معجزے لوگوں کے حال اور ضرورت کے موافق کئے جاتے تھے۔ اور معجزہ کے حقیقی انجیلی معنی سے بالکل بعید ہو۔ اسکے علاوہ ہم باطمینان کہہ سکتے ہیں کہ ایسے طریقہ سے خود رینن کی بھی ہرگز تسلی نہ ہوتی :: کیونکہ وہ بیشک یہہ کہتا جیسا کہ وہ کہتا بھی ہو۔ کہ معجزات آجکل واقع نہیں ہوتے۔ ہمارے زمانہ میں کوئی شخص نہ معجزہ دیکھتا ہو۔ اور نہ دیکھا ہو لہذا وے اُسوقت بھی واقع نہ ہو سکے ہونگے۔ وہ کمیٹی جو اس آزمایش کی کارروائی کرتی۔ ضرور یا تو خود دھوکھ کھاتی۔ یا یسوع کے دھوکے میں شریک ہوتی :: بہرحال دھوکھا کہیں نہ کہیں غالباً واقع ہوتا :: کیونکہ معجزات تمام تجربہ کے خلاف ہیں" + (باقی دارد)

مُراسلات

بقیہ

میں کیونکر جانوں کہ تم مجھے پیار کرتے ہو؟

یا اگر اُس کا کوئی دوست ہو تو اُسوقت کو یاد کرے جب اُسکا دوست اُس سے کوئی بات چھپاتا تھا۔ کیا اُس وقت اُس کا دل بیتابی کے بھنور میں نہ ڈوبا جاتا تھا۔ اور کیا اسمیں سے دمبدم یہہ صدا جلتی آگ کی طرح نکلتی تھی؟ کاش مجھے قدرت ہوتی تو اسکے پرزے پرزے کر ڈالتا۔ رگ و ریشہ میں سے چھان بین کر اُس بات کو جسے چھپاتا ہو نکال لاتا :: عزیزو یہہ ہمارا حال ہو جس عقل پر جس ودبین پر ہم اکثر فخر کیا کرتے ہیں اُسکی ایسی ردی حالت ہو۔ کہ دوست دوست کے دلکا حال نہیں جانسکتا۔ مگر اسپر طرہ یہہ کہ ہم میں سے ہزاروں اسبات کا دم بھرتے ہیں کہ خدا کی بابت ہم خود ہی سب کچھ دریافت کر سکتے ہیں۔ الہام کی کوئی ضرورت نہیں :: لیکن یہہ یاد رہے جبکہ ہم اُن لوگوں کے خیالات سے جو ہر وقت ہمارے سامنے رہتے ہیں۔ جو شیر و شکر سے زیادہ ہمسے وابستہ ہیں۔ جو ہماری ہڈی اور ہمارا خون ہیں۔ واقف نہیں ہو سکتے۔ تو کب ممکن ہو کہ خدا کی محبت اور اسکے اوصاف سے خودبخود کماحقہ واقف ہو سکیں :: جسے تو ہمنے دیکھا بھی نہیں :: اگر دوسرے آدمی کا ارادہ دریافت کرنا مشکل ہو۔ تو خدا کا ارادہ دریافت کرنا ہزار چند مشکل تر ہونا چاہئے۔ اگر دوسرے آدمی کے حالات جاننے کے لئے یہہ امر لازم ٹھہرتا ہو۔ کہ وہی بتائے تو ہم جانیں۔ تو ہزار لازم تر یہہ امر ٹھہرتا ہو۔ کہ خدا ہی اپنے فضل سے اپنے ارادات ہمپر ظاہر کرے تو ہم جانیں جو یہہ دعویٰ کرتے ہیں کہ صرف اُسکی صنعت ہی سے سب کچھ دریافت ہو سکتا ہو۔ اُنکے جواب میں ہم یہہ کہتے ہیں کہ دعویٰ سراسر غلط ہو :: البتہ اس بات کے ہم بھی قایل ہیں۔ کہ اسکی صنعت پر غور کرنے سے اسکی قدرت حکمت۔ دانائی۔ ہمپر ظاہر ہو جاتی ہیں۔ لیکن کیا یہہ کافی ہو؟ :: ہندوستان میں تاج محل ایک ایسی عمارت ہو کہ دور دور ملکوں میں کوئی اور مکان اسکا ثانی نہیں پایا جاتا :: ناظرین اسے دیکھ کر بنانے والوں کی خوب تعریف کرتے ہونگے۔ اور ضرور کرتے ہونگے۔ آفرین اُس اُستاد پر جسنے یہہ عمارت تعمیر کی :: لیکن ہم یہہ نہیں مانسکتے کہ اس عمارت کی صنعت کو دیکھکر ناظرین اُن معماروں کی خو

٭ فرانس کا دار السلطنت

خصلت۔ اور چال وچلن سے واقف ہو سکیں جنہوں نے اپنی کاریگری سے اِس مکان کو تعمیر کیا،، اگر کوئی تصویر دیکھکر مصور کی نسبت۔ یا عمارت دیکھکر معمار کی نسبت بالکل دیکھ کر کل بنا نیوالے کی نسبت یہہ جانسکتا ہو کہ وہ مغرور تھا یا خاکسار تھا۔ راستباز تھا یا دروغ گو تھا۔ اور لوگوں پر رحم کرنے والا تھا۔ یا انگوستانیوالا تھا۔ تو خیر ہم بھی یہہ مان لینگے۔ کہ فقط چاند سورج زمین اور آسمان پر نظر ڈالنے سے خدا کی محبت۔ پاکیزگی اور راور باقی اوصاف کما ینبغی دریافت ہو سکتے ہیں،، اگر کوئی یہہ کہے کہ میں نے یا فلانے نے اِن باتوں کو دریافت کیا،، تو ہم کہتے ہیں کہ ذرا اِس بات کا جواب بھی دیدے کہ کبھی "میں" "یا فلانا" ایسے زمانے میں بھی پیدا ہوا جبکہ الہام دُنیا میں نہ تھا جس زمانے سے دنیا کی معتبر تاریخ شروع ہوتی ہے۔ اُس سے کہیں پہلے الہام آچکا تھا۔ ابھی آدم عدن ہی میں تھا۔ جب خداوند رحیم نے اسکو یہہ مژدہ دیا کہ عورت کی نسل سے ایک پیدا ہوگا جو سانپ کے سر کو کچلیگا۔ اگر الہام کو نہ ماننیوالا خدا کی محبت اور رحمت وغیرہ کا حال بیان کرے تو کبھی نہ سمجھو کہ یہہ اسکی سوچ و فکر کا نتیجہ ہے۔ ہرگز نہیں۔ وہ ایک طرح کی چوری کرتا ہے۔ اوروں سے سُنی ہوئی باتیں اپنی بناتا ہے*

انجیل کا دعویٰ یہہ ہے "خدا جو اگلے زمانے میں نبیوں کے وسیلے باپ دادوں سے بار بار اور طرح بطرح ہم کلام ہوا۔ اِن آخری دنوں میں ہم سے بیٹے کے وسیلے بولا" یہی ایک وسیلہ تھا جس سے ہمپر خدا کی محبت۔ اسکی مرضی۔ اُس کے احکام اور اسکے اوصاف ظاہر ہو سکتے تھے،، اُسکے بیٹے نے آکر ہمکو سکھایا۔ کہ خدا سے اور انسان سے کیسی اور کسقدر محبت رکھنی چاہئے،، یہہ وہی تھا جسنے مُردوں کے جی اُٹھنے حشر کے دن حساب وکتاب ہونے۔ بہشت کے ابدی آرام میں دخل پانے یا دوزخ کے مدام عذاب میں گرفتار جانے کی نہایت وضاحت سے خبر دی،، یہہ وہی تھا جس نے روح اور راستی سے بندگی کرنے۔ رسمی اور فضول عبادت سے کنارہ کش ہونیکا حکم کیا*

اے پیارے ناظرین تم بھی مسیح سے یہہ سوال کرو۔ میں کیونکر جانوں کہ تو مجھے پیار کرتا ہے؟ اگر یہہ سوال کرو اور انجیل میں اسکا جواب ڈھونڈو۔ تو یہہ آواز سنوگے۔ اپنے دل کا دروازہ کھول میں اندر آؤنگا تیرے ساتھ رہونگا تیرے ساتھ کھاؤنگا اور پیونگا*

دوسری بات یہہ ہے۔ کہ گو زبان سے محبت کا ظاہر کرنا لازمی تو ہے۔ لیکن کافی نہیں۔ جیسا ہم نے عنوان کے جواب میں پایا،، وہاں ہم دیکھتے ہیں کہ پہلے زبان سے اقرار کیا ہے۔ اور پھر عملی ثبوت دیا ہے۔ یعنی اپنی تکلیفوں کا ذکر کیا ہے،، چاہے یہہ شخص مدتوں زبان سے کہا کرتا۔ میں تمہیں پیار کرتا ہوں۔ میں تمہیں چاہتا ہوں۔ لیکن کچھ سود نہ ہوتا۔ جبتک کہ وہ اپنے فعل سے بھی اپنی محبت کی صداقت ظاہر کرتا۔ اور ہم دعوی سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر کوئی زبانی جمع خرچ پر کسی کی محبت کا قایل ہو بیٹھے۔ اور اُس کے چال چلن سے محبت کا ثبوت نہ ڈھونڈے۔ تو وہ بڑی غلطی پر ہے،، خصوصًا اس شخص کا حال تو اور بھی بدتر بلکہ قابل رحم ہے۔ جو صریحًا یہہ دیکھتا ہے کہ فلان شخص میری محبت کا دم صرف اپنے ذاتی فایدہ کے لئے بھرتا ہے۔ پر پھر بھی اُسکی محبت کا قایل رہتا ہے،، خداوند مسیح کی محبت ایسی محبت نہ تھی،، "ضرور ہے کہ ابن آدم صلیب پر کھینچا جائے"،، یہہ وہ الفاظ ہیں جو خداوند نے اپنی صلیبی موت سے پیشتر اپنے شاگردوں سے کہے تھے۔ یوں تو بہت سی کتابیں اور بہت سے ہادی۔ گرو اور مرشد اسبات کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ ہم دُنیا کے لوگوں کے لئے کامل درجہ کی محبت رکھتے ہیں۔ لیکن یہہ دیکھنا چاہئے کہ انکی طرف سے کوئی فعل بھی ایسا پایا جاتا ہے جو اُنکے دعویٰ محبت کو ثابت کرتا ہو،، شاید ایسے بھی بہت مل جائیں جنہوں نے تکلیفیں سہی ہوں۔ لیکن ایسا کوئی نہ ملیگا جس نے حملہ پر حملہ صدمہ پر صدمہ اُٹھایا ہو۔ پر پھر بھی اپنی زبان اور اپنے ہاتھ کو بند رکھا ہو،، آپ کو یاد ہوگا اور اگر نہیں تو ہم یاد دلائے دیتے ہیں۔ کہ جب یہودیوں کے پیادے مسیح کو پکڑنے گئے۔ اور جب اُسپر ہاتھ ڈالنے لگے۔ تو اُسکے شاگردوں میں سے ایک نے نیام سے تلوار سونت کر مخالفوں پر حملہ کرنے کے لئے قدم بڑھایا۔ تو اُس محبت کے پتلے نے اسکی طرف نظر پھیر کر یہہ کہا "اپنی تلوار بند کر" پھر جب اُسے گرفتار کر کے حاکم کے روبرو لائے۔ تو وہاں اُس کے ساتھ وہ سلوک کیا۔ جسکو سوچتے کلیجہ منہہ کو آتا ہے۔ تمسخر سے کانٹوں کا تاج اُسکے سر پر رکھا۔ طمانچے اُسکے مارے ٹھٹھوں میں اُسے اُڑایا۔ غرضیکہ اسکی تکلیفوں نے وہ طول کھینچا کہ آخر کار صلیب پر کھینچا گیا،، لیکن وہ ایسا رہا جیسے "برّہ" اگر وہ چاہتا تو فرشتوں کے گروہ میں اسکی مدد کو حاضر ہو جاتے۔ لیکن نہیں اُسکے چتون تک نہ بدلے۔ کیوں؟ اسلئے کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اُسکی محبت بے ریا اور بے نقص ہے۔ اے مسیح سے نفرت کرنیوالو سنو وہ کیا کہہ رہا ہے۔ میں نے تمہارے لئے ایسے ایسے دُکھ سہے ایسی ایسی تکلیفیں جھیلیں اور تمہیں ابتک معلوم نہیں کہ میں تمکو پیار کرتا ہوں*

راقم طالب الدین۔ از لاہور

پرزرس کھا کے اپنے عمدہ لکچروں کے ذریعہ بیش قیمت رائیں ہمپر روشن وظاہر کیں۔ اور سب طرح کی اونچ نیچ سے بھی آگاہ کیا۔ اور تا ہنوز جانفشانی کرکے لوگوں کو ابھار رہے ہیں۔ چونکہ اس احقر کو ان باتوں کا بڑا شوق ہے۔ بس رات دن اس معاملہ میں خدا پاک سے دعا کرتا تھا کہ وہ اپنی مرضی مجھپر ظاہر کرے۔ چنانچہ کبھی کبھی دل میں یہہ خیال گذرتا تھا۔ کہ تو بھی ڈیرہ غازیخان کے فنڈ میں شامل ہوجاؤں لیکن جب اسپر غور کرتا تھا تو یہہ تجویز مفید معلوم نہ ہوتی تھی۔ اس اثنا میں اکثر لوگوں سے گفتگو کرتا اور انکو شوق دلاتا رہا یہانتک کہ گھر کے لوگوں کی بیماری کے باعث مجھکو دہلی کا سفر درپیش ہوا۔ اور اتفاقاً انبالہ کنٹونمنٹ میں اُترا ۔۔ اور جناب پادری گولکناتھ صاحب سے اس معاملہ میں گفتگو ہوئی ۔۔ شوق تو بہت پایا گیا مگر اسکا انجام معلوم نہ ہوا ۔۔ جب دہلی میں پہنچا تو جناب پادری امام مسیح صاحب بھی اس بابت میں گفتگو ہوئی۔ اور کچھ بحالی کی صورت نظر آئی۔ مگر جب یہہ احقر واپس آیا تو اس فنڈ کے قایم کرنیکی تحریک میں اور بھی زیادہ کوشش کی جسکا انجام یہہ ہوا کہ اس چھوٹی سی کلیسیا نے بقول "دو دل یک شود بشکند کوہ را" کمر ہمت باندھی۔ اور اگست سنہ رواں سے یہہ فنڈ قایم کیا گیا ۔۔ اب چونکہ ممبران ذیل کے شمار سے آپ لوگوں کو معلوم ہوگا کہ یہہ کلیسیا کسقدر قلیل اور نو دمیدہ ہے اور اسکی بنیاد صرف مارچ ۱۹۰۳ء سے ڈالی گئی۔ اور کلیسیائے سکھر کی ایک شاخ ہے۔ تو بھی اُسنے پاک کلام پر تکیہ کرکے اور ایک دل ہوکے اس فنڈ میں ماہواری چندہ دینا شروع کیا ہے۔ جو سیونگ بینک میں جمع رہیگا +

فہرست ممبران چندہ دہندگان

مسٹر جے اے فلپ ۵ ر بھائی الہ دیا ۲ ر بھائی نواب شاہ ۱ ر

میزان ۸ ر

راقم احقر جے اے فلپ کیٹیکسٹ شکارپور سندھ

انتخاب اخبار

جگناتھ کے مندر کی چھت میں سے ایک بڑا پتھر نکل پڑا اور اُسکی مرمت کرنا بڑا مشکل کام ہے ۔۔ مندر میں کوئی ولایتی انجنیر نہیں جانے پاتا۔ اور دیسی انجنیر کو اتنی لیاقت نہیں کہ وہ اُس مکان کو درست کرے ۔۔ بہت کچھ کوشش ہوئی کہ زر مرمت رئیسوں سے جمع کریں۔ لیکن زر مطلوبہ فراہم نہیں ہوتا ۔۔ مرمت کا تخمینہ تین لاکھ روپیہ کیا گیا ہے۔ پچیس ہزار روپے بھی تا حال بجد وجہد وصول نہیں ہوسکے ۔۔ مندر کی آمدنی سالانہ پچاس ہزار روپیہ ہے۔ لیکن کارکن اور نوکر وغیرہ پانچ ہزار آدمی ہیں جنکے پیٹ اس آمدنی سے نہیں بھرتے ۔۔ خوف ہے کہ تا وقتیکہ مرمت کے لئے روپیہ فراہم ہو مندر زیادہ منہدم نہ ہوجاوے +

انڈین مرر کا ایک نامہ نگار سوال کرتا ہے۔ کہ "کیا برہمو فرقہ ہندو ہے؟" سایل آپ ہی جواب بھی دیتا ہے اور کہتا ہے کہ "برہمو کے دو فرقے ہیں جو ہندو نہیں" بقول مخزن جب لوگ اپنی یا دوسروں کی بابت ایسے سوال پوچھنے لگتے ہیں کہ آیا ہم ہندو ہیں یا نہیں تو اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوؤں کی مذہبی حرارت زایل ہوتی جاتی ہے اس سوال کے بعد پھر چند اَور سوال لازم ہونگے مثلاً" ہندو مذہب کیا ہے؟ یا ہندو مذہب کوئی چیز ہے؟ +

اخبار دہلی نیوز کا نامہ نگار بمقام اوڈیسہ سے لکھتا ہے کہ اس بات کی تجویز ہو رہی ہے کہ پالسٹین خرید لیا جاوے تاکہ وے یہودی جو روس سے جلا وطن کئے جاتے ہیں اپنے ملک میں آکے آباد ہوں ۔۔ کہتے ہیں کہ بیرن ہرش اور لارڈ راتھشیلڈ نے اس قدر زر نقد دینے کا وعدہ کیا ہے کہ وے باسانی سفر کرکے منزل مقصود کو پہنچ سکتے ہیں +

پنڈتہ راما بائی سورستی۔ کوچ بہار کی مہارانی۔ ڈاکٹر انندا بائی جوشی لورن وت۔ اور کورنیلیہ سراب جی کو ہندوستان کی "معروف عورتوں" کا خطاب دیا گیا ہے ان پانچ معزز لیڈیوں میں سے تین بمبئی کی ہیں ۔۔ مخزن بافسوس لکھتا ہے کہ لاکھوں محمدی عورتوں میں ایک نے بھی اس خطاب کو حاصل نہیں کیا ۔۔ اگرچہ پارسیوں کا شمار بہت ہی کم ہے۔ تو بھی اُنھیں سے ایک نے یہہ درجہ حاصل کیا ہے اور مس مہربائی وکیل ایک دوسری پارسی لیڈی ہیں جو اس خطاب کے لایق ہیں +

کوکب ہند لکھتا ہے کہ سنا جاتا ہے کہ ممالک مغربی و شرقی اور اودھ میں اکتوبر مہینے سے کل چانڈوخانے بند کئے جائینگے ۔۔ سرکار کی طرف سے حکم جاری ہوا ہے اور اس تاریخ سے کسیکو مجاز نہ ہوگا کہ ڈکان پر افیون کو کسی طور سے پیوے۔ نارتھ ویسٹ پراونس اور اودھ میں چانڈوخانوں کے بند کرنے سے پانچ لاکھ روپیہ کا ٹوٹا ہوجائیگا۔ پر درحقیقت اس خفیف نفع کے لئے سرکار نے ہزارہا خاندان برباد کئے ہیں ۔۔ برسوں سے افیون کا محکمہ کانپور میں جاری تھا۔ آسامیوں کو ہزارہا روپیہ پیشگی دیا جاتا تھا کہ وے اپنے کھیتوں میں افیون کی کاشت کریں ۔۔ کیا یہہ ایک شرم کی بات نہ تھی؟ +

چور کی چالاکی ۔۔ امرتسر میں ایک شخص ایک خوبصورت اور عمدہ جوتی پہنے چلا جاتا تھا۔ ایک چور نے دیکھا۔ پسند آئی اور اسکے پیچھے ہولیا۔ مگر کہیں موقعہ نہ ملا۔ کچھ دیر کے بعد وہ آدمی ایک دوکان کے سامنے کھڑا ہوا۔ جوتی سے اپنا ایک پاؤں نکال کے دوکان کے سامنے کے تھڑے پر رکھا۔ اور چور نے وہ جوتی کا پاؤں اٹھالیا۔ اور دیکھتا رہا کہ مالک جوتی کیا کرتا ہے۔ مالک نے ادھر اُدھر نگاہ کی اور وہ پاؤں نہ ملا۔ آخر جب اسکو یقین ہوگیا کہ پاؤں نہیں ملتا تو جس موچی سے جوتی بنوائی

تھی اسکے پاس گیا اور کہا کہ تو یہہ دو روپے ہیں ایک جوتی کا اسی قسم کا پائوں ضرور کل تک تیار کر دینا۔ اور جوتی کا پائوں بطور نمونہ اسکے پاس چھوڑ آیا۔ وہ چور بھی اس کارروائی کو دیکھ رہا تھا۔ جوتی کا مالک جب چلا گیا تو حضرت چور تھوڑی دیر کے بعد آئے اور کہا کہ فلانے شخص نے یہہ جوتی کا پائوں بھیجا ہی اور کہا ہی کہ دوسرا جوتی کا پائوں اور وہ دو روپئے دیدو۔ کیونکہ یہہ جوتی کا پائوں مل گیا ہی۔ کسی لڑکے نے ٹھٹھے سے چھپا دیا تھا۔ موچی نے اپنی تسلی کرکے دوسرے دوکاندار کے سامنے وہ دو روپئے اور جوتی کا پائوں دیدیا۔ دوسرے روز جب جوتی کا مالک جوتی لینے آیا تو اسکو پتہ لگا کہ چور کس حکمت سے روپئے اور جوتی اُڑا لیگیا +

یہہ جو بعض اخباروں میں خبر لکھی گئی معلوم نہیں کہانتک صحیح ہی کہ مدراس کے مقام وندیگل میں کچھ رومن کیتھولک عیسائی لڑکے آرہے تھے۔ انہوں نے شرارت سے ایک مندر میں جو کسی گانوں میں سڑک کے قریب واقع تھا مورت کی توہین کی۔ مندر کے پوجاری نے پادری صاحب سے شکایت کی لیکن انہوں نے کچھ تدارک لڑکوں کا نہ کیا۔ پوجاری مایوس ہوکر بیٹھ رہا۔ سنا ہی کہ اب پادری صاحب سخت مصیبت میں مبتلا ہیں۔ گرجا کا اسباب خود بخود جل جاتا ہی۔ رات دن چاروں طرف سے پتھر برستے ہیں۔ پولیس نے ہر چند کوشش کی مگر پتہ نہ لگا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا پتھر دیواروں سے برستے ہیں گرجا کے قریب دور دور تک کوئی مکان وغیرہ نہیں ہی۔ پادری صاحب کا خیال ہی کہ یہہ شیطان کا کام ہی" (نوافشاں) اس بیان کے طرز سے تو معلوم ہوتا کہ یہہ بناوٹ ہی۔ بالفرض کچھ اسکی بنا ہو تو یہہ کام نہ شیطان کا اور نہ بت کی کرامت ہی۔ بلکہ کسی شریر انسان کا کام ہی۔ لڑکوں کا بت کی توہین کرنا۔ اور پادری صاحب کا تدارک نہ کرنا نہایت نامناسب بات ہی +

موضع مراد بان کے پُل نہر پر ایک نوجوان میراسی جسکی حال میں شادی ہوئی تھی دو کتیوں کو ساتھ لیکر شکار کو گیا تھا۔ مارے گرمی اور پیاس کے تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ کتیوں کی وفاداری دیکھئے کہ ایک کتیا تو لاش کے پاس بیٹھکر حفاظت کرتی رہی۔ دوسری کتیا نے اسکے گھر پہنچکر اسکی والدہ کے پاس بھونکنا شروع کیا۔ اسپر لوگوں نے خیال کیا کہ شاید اسکے مالک کو کوئی صدمہ پہنچا ہی۔ چلکے دیکھیں۔ کتیا نے آگے آگے دوڑنا شروع کیا۔ اور موقع پر جاکے میراسی کی لاش اُسکے وارثوں کو دکھلا دی۔ جہاں دوسری کتیا اسکے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ وارثوں نے رو پیٹ کر لاش کو اُٹھایا اور گھر لائے +

سراج

جاپان والوں نے اپنی گورنمنٹ کو بدیں مضمون ایک عرضداشت بھیجی ہی کہ کسبیوں کو لائسنس دیکر ملک میں زناکاری نہ پھیلائی جائے۔ کسبیوں کی دکھائی ہسپتالوں میں کرنے سے بیماری کی حفاظت نہیں ہوتی بلکہ زیادہ ہوتی ہی۔ بقول عام ہندوستان سے یہہ قانون ظاہرا موقوف ہوگیا ہی مگر خداوندان نعمت نے اسکو دوسرا جامہ پہنا دیا ہی۔ ہر چھاؤنی میں اب بھی دکھائی ہوتی ہی۔ صرف فرق اتنا ہی کہ پیشتر علی العموم سب کسبیوں کی جو چھاؤنی میں رہتی تھیں دکھائی ہوتی تھی۔ اب صرف انکی ہوتی ہی جو گوروں کے لئے ہیں جسکو یقین نہ ہو تو خود جاکر دیکھ لے۔ ہاں پارلیمنٹ کے ممبروں کا منہہ بند کر دیا ہی۔ بیشک یہہ خیال درست ہی کہ جب ایک شخص کو یہہ اطمینان ہو جائے کہ اب کوئی مرض نہ ہوگا۔ تو وہ زیادہ دلیری سے گناہ کا مرتکب ہوگا +

اخبار اسٹنڈرڈ کے قسطنطنیہ کے نامہ نگار نے بیان کیا ہی کہ یہہ گرم خبر مشہور ہی کہ ٹرکی یمن کی بغاوت کے باعث مجبور ہوکر جسمیں خواہ صحیح ہو یا غلط انگلستان کی سازش معلوم ہوتی ہی۔ مصر کے معاملہ کی نسبت اب پھر گورنمنٹ انگلستان کے ساتھ معاملہ کرنا چاہتی لیکن اس بات کا دیکھنا باقی ہی کہ آیا لارڈ سالسبری جنہوں نے سرورمنڈ ولف کے معاہدہ کے نامنظور کئے جانیکے بعد کئی موقعوں پر ٹرکی کی منت وسماجت کیطرف سے کان بند کر لئے تھے اس مرتبہ زیادہ تر نرم ثابت ہونگے یا نہیں۔ بہرکیف اس بات پر یقین کرنے کے لئے معقول وجہہ موجود ہی کہ ٹرک بہ نسبت اس معاہدہ کے جو سابق میں نامنظور کیا گیا تھا ایک کم مفید معاہدہ سے رضامند ہو جائینگے۔ اور یہہ یقین کیا جاتا ہی کہ وہ اس عہدنامہ کی غرض جسکے وہ نہایت خواہاں ہیں انگریزی فوج کے مصر سے چلے جانیکی نسبت کسی وقت کے قرار دینے پر اصرار نہ کرینگے +

لٹن گزٹ دہلی ناقل ہی کہ ۱۶ جولائی کو ایک درخواست چند مسلمانوں نے بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اس مضمون کی گذرانی کہ متصل کلان محل دریا گنج میں جو ایک دروازہ پر مسجد شیعہ لوگوں کی بنائی ہوئی ہی۔ اور نزدیک محل بیگم بیوی بہادر شاہ بادشاہ دہلی کے ہی۔ کلو چمار نے خرید کی ہی۔ اور وہ اسکو توڑنا چاہتا ہی۔ ہم نے جو منع کیا تو فوجداری کرتا ہی۔ اسپر حکم ہوا کہ یہہ درخواست پولیس میں بھیجدی جائے۔ چنانچہ بشیر حسین انسپکٹر کوتوالی ۱۶ جولائی سنہ رواں کو موقع پر برائے تحقیقات گئے تو اسوقت کوئی نشان مسجد کا وہاں نہ پایا۔ اور کلو چمار نے بیان کیا کہ میں نے یہہ کٹرہ معہ اس دروازہ مکان کے ۱۲ سو کئی روپیہ کو جنگلی مل سے خرید کیا ہی۔ اکثر ہندو کہتے ہیں کہ یہہ مکان بنا ہوا ہی۔ اور مسلمان کہتے ہیں کہ یہہ مسجد ہی۔ چنانچہ اسوقت انسپکٹر صاحب نے حکم دیا کہ اسکی دیوار صاف کرو۔ جب دیوار کو صاف کیا تو کلمہ وغیرہ کے حروف برآمد ہوئے۔ اب

تحقیقات ہوگی کہ دراصل یہہ مقام کیا ہی*

ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور- قصبہ ماہل پور میں چند عیار ایک رات کو خواب نوشین میں دیکھکر خورسال دولہہ کو جو بستر استراحت پر پڑا ہوا خراٹے لے رہا تھا اُٹھا لے گئے اور قتل کرکے اسکا زیور اوتار کر لاش کو کھیتوں میں پھینک دیا*

موضع نثروٹیہ میں ایک چارسعہ اپنے بارہ سالہ لڑکے کے پنجشنبہ کی رات کو بغرض ادائے منّت سخی سرور زمین پر سو یا- آدھی رات کے وقت بیچارے کا لڑکا سانپ کے کاٹنے سے راہی ملک بقا ہوگیا*

حیدرآباد دکن- احاطہ رزیڈنسی میں بخش اللہ خان صاحب انجہانی کے بیٹوں میں سے چھوٹے بھائی نے اپنے منجھلے بھائی کو بحالت نشہ شراب کسی تکرار پر ایسی ضرب لگائی کہ اس کا ایک کان کٹ کر گر پڑا- مجروح ہسپتال میں اور حملہ آور حوالات میں ہی- یہہ دونوں شخص منصب دار ہیں*

احاطہ رزیڈنسی میں ایک نوجوان عورت قوم برہمن جسکی عمر ۱۶ یا ۱۷ برس کی تھی اپنے گلے میں پھانسی ڈالکر کنوئے میں کود پڑی اور ہلاک ہوئی- کہتے ہیں کہ اسکا خاوند اپنی بداعمالیوں کیوجہہ سے ہمیشہ اسباب معاش کو چھوڑ دیتا تھا اور رشتہ داروں کی امداد پر گذراوقات کرتا تھا- یہہ امر اس عورت کو ناگوار گذرتا تھا اسلئے خودکشی کی مرتکب ہوئی* منہ

دکن ٹیمس جو ممالک محروسہ سرکار نظام میں ایک سربرآوردہ اور قدیم اخبار رہتا یکم اگسٹ سے بند ہوگیا ۳۰ جولائی کو اس اخبار میں الوداع لکھی گئی- اور اسباب موقوفی بھی درج ہوئے تھے- جدید قانون مجریہ گورنمنٹ ہند کے ڈسپوٹک احکام گویا اسکی موقوفی کے باعث ہوئے- اور یقین ہی کہ دوسرے اخبار جو احاطہ رزیڈنسی میں موجود ہیں یعنی اُردو اخبارات کے قیام زاید کی کوئی اُمید نہیں ہی- اخبارات کی موقوفی کے بعد بہہ حیدرآباد کے حالات و معاملات پر تاریکی چھا جائیگی- اور حیدرآباد کی پبلک کو انگریزی ممالک کے جھوٹے سچے بیانات پر اکتفا کرنا ہوگا* منہ

مسٹر جیکب سوداگر جواہرات نے حضور نظام کے پاس ایک الماس ناتراشیدہ پیش کیا جسکی قیمت ایک کروڑ روپیہ بتائی گئی- آخر میں پچیس لاکھ روپیہ کو ٹھہرا مگر نظام نے اسکو پسند نہ کیا اور خریداری سے انکار کردیا- یہہ الماس ایک انچہ لمبا اور ایک انچہ چوڑا اور اسیقدر موٹا ہی* منہ

اخبار سنگھ سہائے بطرح ستّو باندھکر مسلمانوں کے پیچھے پڑا ہی- معلوم نہیں اخبار مذکور کا ایسی باتوں کے لکھنے سے کیا مطلب ہی؟ چنانچہ وہ لکھتا ہی کہ "مسلمان وہ گروہ ہی جو گورنمنٹ کی واجبی طور پر فرمانبرداری نہیں کرتا- ہندوستان تو مستثنیٰ ہی اگر کبھی کوئی موقعہ ایران یا افغانستان- قسطنطنیہ وغیرہ کا گورنمنٹ انگریزی کے ساتھہ ذکر آتا ہی تو مسلمان بادشاہان اسلام کی رعایت وطرفداری کی باتیں کرکے خوش ہوتے ہیں اور انگریزی گورنمنٹ کو نظر بد سے دیکھتے ہیں- گورنمنٹ کی رعایتی پالیسی سے مسلمانوں کو اپنا ہمدرد بنا کر اطمینان سے بیٹھنا غیر ممکن ہی بلکہ یاد رکھنا چاہئے کہ سانپ ضرور ڈنگ مارےگا" وغیرہ وغیرہ- ہماری رائے میں ایسی باتیں اخبار میں لکھنا گورنمنٹ کو بدظن بنانا- اور ہندو مسلمانوں میں باہمی آتش مخالفت وعناد کو بھڑکانا ہی اور بس*

سلطان روم کی خواہش پر کہ انگلستان جلد مصر کو خالی کرے لنڈن میں عالمگیر خفگی ہی کہ سلطان پہلے اپنے ملک کو تو پرامن کرلیں- وہ یمن اور کریٹ کو خالی کریں جہاں فساد ہی- بجائے اسکے کہ مصر کو خالی کرانے کی خواہش کریں*

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن میں خبر آئی کہ سلطان روم خدیو مصر توفیق پاشا کو موقوف کرنا چاہتے ہیں اسلئے کہ خدیو انگریزوں کا طرفدار ہی- اور سلطان روم کی خواہش کے خلاف چلتا ہی*

برٹش میڈیکل ایسوسی ایشن نے قرار دیا ہی کہ مُردوں کو جلانا مروج کیا جائے- کیونکہ مُردہ گاڑنے سے ہوا خراب ہوتی ہی اور وبا پیدا ہونیکا احتمال- دیکھئے عام رائے کس بات پر قایم ہو*

روس میں تیاریاں ہو رہی ہیں کہ شہزادہ یونان کو بلاکر دوستی و محبت کا خاص تمغہ دیا جائے کیونکہ اُنہوں نے جاپان میں زار وچ کے بچانے میں بڑی جرأت اور محبت ظاہر کی*

پیرس میں ایک شخص گرفتار ہوا جو شہر کے گرد قلعوں کا نقشہ کھینچ رہا تھا- اسپر عدالت سے ۵ سال کی قید اور ۳ ہزار فرینکس جُرمانہ ہوا- یہہ شخص جرمن کا باشندہ ہی*

فرینک فورٹ کی نمائشگاہ میں ایک غبارہ ایسا اوڑایا جائیگا جسمیں دس آدمی بیٹھ سکینگے- اور یہہ بات ثابت ہوجائیگی کہ ہوا پر اوڑنے میں بھی برقی وسایل سے کام لیا جاسکتا ہی*

کریٹ میں بغاوت روبہ ترقی ہی- سلطان روم کو کمک بھیجنے کے لئے لکھا گیا ہی- کریٹ کی فوجیں بغاوت یمن کے فرو کرنیکے لئے گئیں جبھی سے کریٹ میں فتور برپا ہوگیا*

تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا کہ ہندوستان میں نوٹوں کی اشاعت میں روزافزوں ترقی ہو ۱۸۶۹ء سولہہ [۱۶] کروڑ کے نوٹ جاری تھے اور ۱۸۹۰ء میں پچیس [۲۵] کروڑ کے جاری ہوئے ✦

بمبئی میونسپلٹی سے ایک گاڑی والے نے ڈھائی سو روپیہ ہرجانہ وصول کیا - دعویٰ یہہ تھا کہ اُسکی لڑکی ایک کھلے نالے میں گر کر مرگئی تھی - دیگر میونسپلٹیوں کو خبردار ہونا چاہئیے ✦

دہلی میں حسن پنجابی کا طلائی کڑہ ایک بدمعاش نے غائب کیا تھا اب وہ بدمعاش پولیس کی کوشش سے گرفتار ہوکر ۲۷ جولائی کو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے اجلاس سے چار سال قید سخت کا سزایاب ہوا ✦

دہلی ۲۸ جولائی کو ایک نعش باغ کلالی کے کنوئیں سے برآمد ہوئی - پولیس تحقیقات کررہی ہو - مہرلش گزٹ نے یہہ نہ لکھا کہ وہ نعش مرد کی یا کہ عورت کی ہو ✦

عدالت سشن کلکتہ میں جعلی مقدمہ تاربرقی منی آرڈر میں فیصلہ سنایا گیا جسمیں دن ہفشن نے وہ جرم فریب پر اقبال کیا تھا اسکو ساڑھے تین برس قید شدید کی سزا ملی ✦

ہائیکورٹ میں اخبار بنگا باشی کا جو اپیل دایر ہوا تھا - عدالت نے درخواست اپیل کو نامنظور کیا اور عدالت ماتحت کے فیصلہ کو بحال رکھا - یہہ بڑا منہہ پھٹ اخبار تھا ✦

فساد بنارس میں جو راج گھاٹ کے متعلق ہلوائی ماخوذ تھے اُنکا بھی اختتام ہوگیا - کل نو ملزم تھے جنمیں سے چار چھوڑ دئے گئے - ایک کالے پانی گیا - دو کو دس دس سال قید ہوئی اور باقیوں کو سات سات سال کی ✦

مدراس کے ایک ساہوکار کو اسلئے تین ماہ قید اور پانسو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی کہ اُسنے پارسل میں پیسے بند کئے اور اشرفیاں بتلا کر ڈاکخانہ کو ٹھگنا چاہا تھا لیکن راز فاش ہوگیا ✦

تحفہ ہند بجنور لکھتا ہو کہ لالہ حجام جو جیلخانہ کو آتا ہوا پولیس سٹیشن نجیب آباد سے بھاگ نکلا تھا عدالت فوجداری مرادآباد میں خودبخود حاضر ہوگیا - یہاں اسکو بجرم حراست جایز سے بھاگ جانے کے ایک سال قید کی سزا دیگئی ✦

کندن لال اور بدری داس نانگل سے نجیب آباد کو منڈی کرانے تانگہ پر جاتے تھے راستہ میں بدمعاشوں نے انکا روپیہ لوٹ لیا - اور دونوں کو سخت مضروب کیا - بدری داس قریب المرگ ہو تحقیقات ہورہی ہو ✦

کانپور گزٹ لکھتا ہو کہ امسال ضلع حصار میں ایسی شادیاں ہوئیں کہ ہر ایک لڑکی والے نے لڑکے کے والدین سے بہت سا روپیہ وصول کیا - کیا یہہ بردہ فروشی نہیں؟ ✦

بہوانی - حصار - ہانسی - جیند - جہم اور دیگر قصبوں میں موقع شادی میں رنڈیوں کا ناچ موقوف ہوگیا - یہہ اگروال قوم کی کوششوں کا نتیجہ ہی ✦

حصار میں ایک پٹواری کو کاغذات چھپنے کے جرم میں دو سال کی قید سخت اور پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی - اوروں کو عبرت حاصل کرنا چاہئیے ✦

تحصیل بہوانی کے سٹیشن پر ایک فقیر گرفتار ہوا ہو جو کہیں سے ایک لڑکے کو بطمع زیور پکڑ لایا تھا دیکھا چاہئیے کیا ہوتا ہو - یہہ لڑکوں کو زیور پہنانے کا نتیجہ ہو ✦

ضلع گنجام میں شیروں ریچھوں اور چیتوں نے آدمیوں اور کھیتوں کا بہت نقصان کیا مجسٹریٹ نے اشتہار دیا ہو کہ جو شخص درندوں کو مارنے کے لئے ہتھیاروں کا لائسنس مانگے اُسے مُفت ملیگا ✦

کنور ہرنام سنگھ صاحب سی آئی ای معہ اپنی میم صاحبہ کے لنڈن میں تشریف رکھتے ہیں - وہاں پر انکے صاحبزادے زیر تعلیم ہیں - آپ کپورتھلہ کے مہاراجہ حال کے چچا ہیں - اور آپکا مذہب عیسائی ہو ✦

بیان کیا گیا ہو کہ لاہور میں انکم ٹیکس کی آمدنی سترہ ہزار روپیہ سالانہ سے کچھ زیادہ ہو اور کل پنجاب کی ماہواری آمد ایک لاکھ روپیہ کے قریب ہو ✦

بقول تاج الاخبار لاہور میں لوہاری دروازہ کے باہر آجکل مسلمان واعظین کھڑے ہوکر مختلف مذاہب اور انکے بزرگوں پر فحش حملے کرتے ہیں اور بعض اوقات سینہ زوری دکھلاتے ہیں - حکام کی توجہ مطلوب ہو ✦

پنّا مل صراف انبالہ جسکو عدالت ماتحت سے اس الزام پر جرمانہ ہوکر قید کی سزا ہوئی تھی کہ اُس نے چوری کا زیور رکھا ہوا تھا - صاحب سشن جج کی عدالت سے بری کردیا گیا ✦

راولپنڈی کے ایک بنگالی بابو ملازم کمسریٹ نے ایک اخبار پنجاب سرنامی جاری کیا تھا - اسلئے ملازمت سے موقوف کیا گیا - سرکاری ملازم کو پریس جاری کرنا منع ہو ✦

ضلع پشاور کے موضع جہانگیرہ میں ایک کشتی بوجہ طغیانی ڈوب گئی جسمیں سے بارہ آدمی زندہ بچے اور باقی تقریباً ۷۰ آدمی معہ غلہ و مویشی وغیرہ کے غرقاب ہوگئے ✦

نامہ نگار نورافشاں مخبر ہیں کہ موضع کنوٹال میں پانچ شخصوں نے ملکر ایک آدمی کو مار ڈالا مجرم حوالات میں ہیں اور مقدمہ ہورہا ہی ✦

۴ - اگست کو بوقت شب امرتسر او رجنڈیالہ کے درمیان ڈاکہ پڑا ڈاکو لوگ ایک عورت کا زیور لیکر رفوچکر ہوئے - مقدمہ کی تحقیقات ہورہی ہو ✦

جہلم کا اخبار لکھتا ہو کہ دو پٹھان اور شنشن ریلوے پر سے گرفتار ہوئے جو ہندوستان سے بارود بلا لائسنس لائے تھے۔ عدالت سے ایک پر پندرہ اور دوسرے پر تین روپیہ جرمانہ ہوا*

وہ خاکروب جو ڈاکخانہ کے ٹکٹ چرانے میں ماخوذ تھا عدالت سے چھ ماہ قید کا سزایاب ہوا اور کچہری ضلع کے خاکروب کو جو ان ٹکٹوں کے فروخت کرانے میں مددگار تھا پانچ ہفتہ قید کی سزا ہوئی*

سرکاری خبریں

مسٹر ٹی ایچ ہومن صاحب اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر ڈیرہ اسمٰعیل خان کو رعایتی رخصت ماہ ستمبر ۱۸۹۱ء کے لئے عطا ہوئی*

لفٹنٹ کرنل آر وار برٹن صاحب پولٹیکل افسر خیبر کو ۳ ماہ کی رعایتی رخصت یکم دسمبر ۱۸۹۱ء سے عطا ہوئی ہو، کپتان ای انگلس صاحب اسسٹنٹ کمشنر مردان انکی جگہہ قایم مقام ہونگے اور مسٹر ایف بی آر سپنسر صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تحصیل مردان میں تعینات ہونگے*

منشی باغ علی صاحب قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوڑگانوں کو دو ماہ کی رعایتی رخصت از ابتدائے ۵ ستمبر ۱۸۹۱ء عطا ہوئی ہو۔ اور منشی کبیر علی صاحب تحصیلدار انکی جگہہ قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر کئے گئے ہیں*

مسٹر ڈی سی جے ایبٹسن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ کو ۳ ماہ کی رعایتی رخصت ۱۷ - اگست ۱۸۹۱ء سے عطا ہوئی ہو۔ اور مسٹر ایم ایف ڈوار صاحب بہادر مہتمم بندوبست گوجرانوالہ عارضی طور پر علاوہ اپنے کام کے اہتمام ضلع کا رکھینگے*

لالہ شنبر دیال صاحب قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر روہتک کو ۲ ماہ اور ۱۸ یوم کی رعایتی رخصت من ابتدائے ۱۵ - اگست ۱۸۹۱ء عطا ہوئی ہو*

تار کی خبریں

لنڈن - یکم اگست - مسٹر ولیم اوبرائن لارڈ سالسبری کے کہنے سے دیوالیہ قرار دیئے گئے کیونکہ جو دعویٰ لائبیل کا وزیر اعظم پر دایر کیا تھا اس کا خرچہ نہ دینگے*

لنڈن - ۲ - اگست ہوس آف کامنس میں کل مسٹر گورشن نے اطلاع دی۔ کہ ہندوستان کا بجٹ آئندہ منگل کو پیش ہوگا اور گورنمنٹ کی نسبت امید ہو کہ شنبہ کے روز پارلیمنٹ کو برخاست کریگی*

لنڈن - ۲ - اگست برٹش میڈیکل ایسوسی ایشن نے یہہ بات قرار دی ہو۔ کہ عموماً مردے جلائے جایا کریں*

دہلی ۵ - اگست صبح سے برابر موسلا دھار بارش ہو رہی ہو۔ بارہ بجے تین انچہ پیمانہ کی گئی تھی۔ اور بارش ہونیکی امید کیجاتی ہو*

لنڈن - ۶ - اگست - اگرچہ فرانس اور روس کے رشتہ اتحاد باہمی پر بہت سے شکوک ہیں لیکن اس خبر کی نہ تو پیرس میں اور نہ سینٹ پٹیرسبرگ میں تردید کی گئی ہو*

شملہ - ۶ - اگست تین گھنٹوں میں بارش ۱۴ انچہ تک پہنچگئی جس سے نہایت نقصان ہوا چھوٹے شملہ میں ایک مکان کے گرنے سے تین دیسی دب گئے جنمیں دو مر گئے*

بنارس - ۶ - اگست ابھی تک یہاں بارش نہیں ہوئی ابر محیط رہتا ہو۔ خریف کی کاشتکاری شروع ہوگئی ہو۔ چھاؤنی کی صحت اچھی ہو۔ لیکن تمام ضلع میں ہیضہ اور بخار پھیل رہا ہو*

ایتھنز ۲۹ - جولائی - جو خبریں کریٹ سے آئی ہیں اُنسے معلوم ہوتا ہو کہ جزیرہ مذکور میں غدر پھیلا ہوا ہو۔ اکثر اوقات قتل کی وارداتیں ظہور میں آتی ہیں لیکن مجرموں کو سزا دینے کے واسطے کوشش نہیں کیجاتی ہو*

لنڈن ۲۹ - جولائی نمایشگاہ شکاگو کے کمشنروں نے کل لارڈ کراس سے ملاقات کی اور صاحب ممدوح نے اُنکی درخواست کے جواب میں یہہ وعدہ کیا کہ وہ وایسرائے ہندوستان کے ساتھ اس غرض سے خط و کتابت کرینگے۔ کہ دنیا کی نمایش میں ہندوستان کی صنعت و دستکاری وغیرہ کی چیزیں کافی طور سے پیش کیجاویں*

لنڈن ۲۹ - جولائی - کل شب کو مینشن ہوس میں شہزادہ ولیعہد اٹلی کی دعوت کی گئی اور شہزادہ ممدوح نے اپنی تندرستی کے ٹوسٹ کے جواب میں یہہ بیان کیا کہ جو دلی مدارات اُنکی انگلستان میں کی گئی ہو اُسکو وہ ہرگز فراموش نہیں کرینگے*

قسطنطنیہ - ۲۹ جولائی - گورنمنٹ ٹرکی جو متعلقہ مصر کے خالی کئے جانے کے باب میں گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ از سر نو نامہ و پیام شروع کریگی۔ چنانچہ ضروری ہدایتیں رستم پاشا سفیر ٹرکی متعینہ لنڈن کے پاس بھیجی گئی ہیں*

مولود مقدس

جب تین سال یوں گئے اس کام میں گذر آپ اپنی پھر وہ موت کی دینے لگا خبر ؎
اُن بارہوں سے جو کہ رہے ساتھ عمر بھر فرمایا پورا ہوگا جو لکھا ہے پیشتر ؎

دیکھو یروسلم کیطرف ہم تو جاتے ہیں۔
تم دیکھنا جو رنج و مصیبت اُٹھاتے ہیں

سردار کاہن اور فقیہی فریسی سب آدم کے بیٹے پر ہیں کمربستہ کل وہ اب
اقوام غیر کو اُسے دینگے بصد غضب ٹھٹھا ہنسی مذاق کی خاطر کھلینگے لب

سب کچھ کرینگے آہ فضیحت کے ساتھ میں
آخر صلیب دینگے اذیت کے ساتھ میں

لیکن وہ زندہ تیسرے دن ہوگا بحل اس کام میں وہ لا نہیں سکتے ہیں کچھ خلل
اس معجزے کے آگے چلیگا نہ کچھ عمل مرعو و زندگی ہے میری موت کا بدل

تم بچ نہیں سکوگے جو مارا نہ جاؤں میں
زندہ ہوں بعد مرگ تو تمکو جلاؤں میں

سرداروکاہنوں نے بہم مشورہ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ ہم کر رہے ہیں کیا
یہ مرد معجزے بھی بہت ہے دکھا رہا عالم تمام پیرو اب اس کا ہو چلا ؎

چھوڑیں یونہیں تو اسپہ سب ایمان لائینگے
رومی تمام قوم پہ اب غالب آئینگے۔

سردار کاہن ایک قیافا تھا جس کا نام اُسنے یہہ حاضرین سے اسدم کیا کلام۔ ؎
اچھا نہیں کہ قوم کے مرجائیں خاص و عام بہتر ہے اُنکے بدلے ہو اک آدمی کا کام

اُسنے قیافے سے نہ کہی تھی یہہ بھاری بات
پیشینگوئی تھی جو کہی اُسنے ساری بات

یعنی مسیح اُنکی اماں کے لئے مرے۔ حق چاہتا تھا سارے جہاں کیلئے مرے
متوسط اور خورد و کلاں کے لئے مرے ہاں برگزیدگان کی جاں کے لئے مرے

اک قوم کو مرے یہہ تو سخن واہیات ہے
سارے جہاں کے واسطے اُسکی نجات ہے

آخر کو اُسکے مارنے کی گھات میں تھے وہ ہر لحظہ مُنہہ بھلاتے اسی بات میں تھے وہ
رنجیدہ دن میں غم کے بھرے رات میں تھے وہ یوں جیتے جی ہی موت کی سکرات میں تھے وہ

پر یہہ بھی چاہتے تھے کہ وہ عید میں نہ ہو
یوں جیسے خون کریں مگر عید میں نہ ہو

لیکن جو کچھ ارادہ پروردگار تھا ؎ آزادہ ہی لشکر سے وہ بر روئے کار تھا ۱۴۵
اس حال میں کہ مجمع وہاں بے شمار تھا جسمیں یہہ کام کرنا اُنہیں ناگوار تھا ؎

موقع جو مل گیا تو نہ پھر باز آئے وہ
ناساز تھے اگرچہ مگر ساز آئے وہ ؎

جو بارہوں میں ایک یہوداہ رسول تھا شیطاں کا جسکے قلب کے اندر حلول تھا ۱۴۶
نادان بیوقوف عجب بو الفضول تھا حاصل بہشت سے نہ جہاں سے حصول تھا

لالچ نے اُسکے خانۂ دل میں جو گھر کیا۔
تھے جسطرف فریسی رُخ اُسنے اُدھر کیا

سردار کاہنوں سے یہوداہ نے یوں کہا ہے جسکے مارنے کا تمہیں سر و دا بڑا ؎ ۱۴۷
اُسکو کروں حوالے تمہارے اگر میں لا۔ اسکے عوض میں دوگے تم انعام مجھکو کیا

ڈرتا نہیں عذاب سے میں جس کے واسطے
وہ بولے دینگے تیس روپے اسکے واسطے

اُسنے کہا کہ ورنہ زنہار کیجیو ؎ - ؎ جھگڑا فسا و شور نہ زنہار کیجیو ؎ ۱۴۸
محنت کہیں نہ چوک کے بیکار کیجیو جو ہوں جسے میں اُس کو گرفتار کیجیو۔

یہہ ہے برائے نام کہ پہنچو نشان تک
آواز دھوم دھام کی آئے نہ کان تک

گتسمنی نام باغ میں اسدم مسیح تھا۔ شاگردوں کو بٹھا کے دعا کے لئے اُٹھا ۱۴۹
گھبرائے کیوں نہ دل کہ اُسے رنج تھا بڑا یوں کہہ رہا تھا باپ خدا سے وہ گڑگڑا

اے باپ ہو سکے تو پیالہ یہہ دور ہو
لیکن جو کچھ کہ تیری رضا ہو حضور ہو

اب تھی صلیبی موت کی تصویر سامنے ذلت مصیبت اور تھی تحقیر سامنے ۱۵۰
ہاں تھی گناہ خلق کی تقدیر سامنے وہ دیکھتا تھا موت کی شمشیر سامنے

یہہ بات تھی غم میں جو جب کہہ رہا تھا آہ
اُس کا پسینہ ہو کے لہو بہہ رہا تھا آہ۔

گھبرایا پھر تو آکے یہہ شاگردوں سے کہا جاگو نہ سو و آج تمہیں ہوگیا ہے کیا ؎ ۱۵۱
ایسا نہ ہو کہ تمپہ پڑے امتحان آ۔ بیٹھو سنبھل کے ہوش میں مانگو نگاہ میں دعا

اپنا تو ہر طرح سے ارادہ درست ہے
گو روح مستعد ہے مگر جسم سُست ہے

(باقی پھر)

خمسہ طبعزاد ڈاکٹر احمد شاہ صاحب شائق بر غزل حضرت سفیر:-

گماں ہی صفحہ کا غذ پہ کیوں ہر درخشاں کا
ہی ہر نقطہ پہ دھوکھا خلق کو لعل بدخشاں کا
ہیں سطریں یا کھلا تختہ ہو شائد سنبلستاں کا
ہوا روشن تیری مدحت سے رخ قرطاس بیجاں کا
بڑھا رتبہ تیری توصیف سے کلک نیستاں کا

غریبوں پر سدا الطاف تیرا ہی مرے داور
فقیروں کو ملا کرتا ہی لعل و سیم و گنج و زر
زمانے میں ہی تجھسا کون اہو میرے کرگستر
ہراک ذرہ تیرے در کا ہی رشک خسرو خاور
شہنشاہوں کو کب رتبہ ہی حاصل تیرے دربان کا

شفا بخش مریضاں ہی مسیحائے دو عالم ہی ٭
تیرا گھر منبع عالم کلیسائے دو عالم ہی
تو ابن اللہ ہی حقا تمنائے دو عالم ہی
نہیں ثانی کوئی تیرا تو یکتائے دو عالم ہی
تیری ذات مقدس راز ہی اک ذات یزداں کا

نہ دل بچین رکھتے ہیں نہ چہرہ زرد و رنگت فق
طبیعت میں امنگیں ہیں زباں لیتی ہی نام حق
کٹے سر بھی کہے جاینگے ہم تو کلمہ بر حق ٭
ہمارے درد کا درماں ہی تو اے شافیٔ مطلق
تیرا کفارہ ہی مرہم ہمارے زخم عصیاں کا

نہ بھولوں جو نشوں میں بندہ ہے اہل گرجا کا
ہمیشہ نام ہو ورد زباں یارب مسیحا کا
خیال انجیل کا دل سے نہ جائے اور کلیسا کا
رہے تار نفس میں دانہ تسبیح عیسیٰ کا ٭
نہ ہووے قطع جبتک سلسلہ اس رشتہ جاں کا

تیرے ارشاد سے مردے پھرے اللہ کے گھر سے
تیرا فرمان نافذ ہی زمیں پر آسماں پر سے ٭
یہ شائق نزع میں جائے کہاں آقا تیرے در سے
سفیر زیر خط کیوں مضطرب ہو خوف محشر سے
جب اسکے سر پہ سایہ ہی تیری رحمت کے داماں کا

نوٹس

میں نے بمقدمہ امام بخش رائیں ساکن شہر انبالہ مدعی- دعویٰ ماصـ ۶ بذریعہ مختار نامہ خاص رجسٹری شدہ و نیز بذریعہ مختار نامہ عام رجسٹری شدہ واسطے حصول سارٹیفکٹ زر جنہ یافتنی مسمی گیندا متوفی شوہر خود مسمی غلام علی ولد غلام بھیکہ حکیم ساکن لودیانہ کو مختار کیا تھا چونکہ نامبردہ یعنی مختار میرا فریق مخالف میرے سے بوجہ بدنیتی ملگیا ہی اسلئے مجھکو پیروی مختار مذکور کسی قسم کی منظور نہیں اور نہ اسکا مختار رہنا مجھکو منظور ہی بلکہ جو کارروائی متعلق مقدمہ مذکورہ مختار مذکور کریگا اسکی مظہرہ پابند نہیں ہوگی ٭

المشتــــــــھر

مسماۃ جیو بیوہ گیندا متوفی قوم رائیں ساکن لودیانہ محلہ تیلاں

لودیانہ

ہم نے گذشتہ اشاعت میں لکھا تھا کہ جسوقت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کیطرف سے مباحثہ منعقدہ ۳۱- جولائی کی نسبت کچھ سنا جائیگا تو ہم بھی اسپر کچھ لکھینگے- چنانچہ انکی طرف سے ایک طویل اشتہار مطبوعہ نظامی پریس لودیانہ بعنوان "مرزا غلام احمد قادیانی کی شکست و فرار باستشہاد" ہمارے پاس پہنچا- فریقین کے اشتہاروں کو ہم نے اول سے آخر تک پڑھا- طرفین کی توتو میں میں سے درگذر کر اتنا لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ بیشک اصل مطلب یعنی حیات و ممات مسیح پر نہ تو بوقت مباحثہ کچھ تذکرہ ہوا اور نہ اشتہاروں میں اسکا کوئی مختصر ذکر دونوں صاحبوں نے لکھا- بحث طلب امر یہی تھا- ہمارے نزدیک شرائط مقررہ فریقین نے توڑ ڈالیں- کیونکہ قادیانی صاحب نے بھی علاوہ تحریر کے زبانی تقریر بطور شرح اقوال کے پڑھنے وقت کی- البتہ مولوی محمد حسین صاحب نے بعد ختم ہونے تحریری بیان طرفین کے- اس نوشتہ کو کچھ اپنی طرف سے اخیر فیصلہ لکھنے کے لئے مانگا- مگر قادیانی صاحب نے نہ دیا- اور آخر کو جب قادیانی صاحب نے نوشتہ کو رومال میں لپیٹ لیا اور چلنے کو کھڑے ہو گئے- تو مولوی محمد حسین صاحب نے کہا کہ جس حدیث کا قادیانی صاحب نے حوالہ دیا ہی صحیح بخاری میں ہرگز وہ حدیث نہیں ہی- اگر وہ حدیث اسمیں ہو تو میں ابھی دونوں بیویوں کو طلاق دیدوں اور سو روپیہ بطور تاوان ادا کرونگا- اسمیں شک نہیں کہ محمد حسین صاحب اسوقت غصہ سے کانپنے لگے اور قادیانی صاحب کی نسبت لفظ کاذب وغیرہ بھی انکی زبان سے نکلے- غرض ایک دوسرے کو کاذب اور مفتری وغیرہ ٹھہرانے کے سوا کوئی عمدہ نتیجہ مباحثہ اور اشتہارات مذکورہ سے مستنبط نہیں ہوتا- کاش کہ فریقین مسیح کی ممات وحیات کے بھید کو سمجھیں اور فضول باتوں میں تضیع اوقات نہ کریں- اور ناحق دعوؤں سے باز رہیں ٭

بارش کا سماں بندھا ہوا ہی اور آسمان شب و روز بادلوں سے گھرا رہتا ہی- تمام جنگل سبزہ زار ہو رہا ہی- اور گرمی کی شدت رفع ہو گئی ہی- نرخ غلہ روبگرانی ہی معلوم نہیں اسکا کیا باعث ہی- بدھا دریا جو عین لودیانہ کے پاس واقع ہی جوان ہو گیا- اور بشدت طغیانی پر ہی- شہر کے ہزارہا آدمی دیکھنے کے لئے روزمرہ جاتے ہیں- کوسوں تک سطح آب نظر آتا ہی ٭